

روزنامہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر
روشن دین تنویر

فیلچینا ۱۰ ایسے

جلد ۱۲
۱۲ اگست ۱۳۸۳ھ
۲۱ مئی ۱۹۶۳ء
نمبر ۱۳۹

سیدنا حضرت خلیفۃ اربع الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا انور احمد صاحب

ربوہ ۱۳ جون بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر

رہی۔ اس وقت بھی طبیعت بہتر ہے۔

اجاب جماعت خاص توہمہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ

مولے الکریم اپنے فضل سے حضور کو

صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

امین اللہم امین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۳ جون۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب

مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی

اطلاع منظر ہے کہ طبیعت پہلے جیسی ہی ہے

اور گھبراہٹ بہت ہے۔ اجاب جماعت توہمہ

اور التزام سے حضرت میں صاحب مدظلہ العالی

کی صحت کاملہ و عاجلہ کئے دعا فرمائیں۔

اجاب جماعت

ربوہ ۱۳ جون۔ حضرت سیدہ مہرآبا صاحبہ کے والد

صاحب محترم میرا اور آقا خواجہ انور صاحب کے

وجہ سے بہت جا رہیں۔ اجاب جماعت دعا

کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے جلد

کامل صحت عطا فرمائے امین

ڈھاکہ۔ صاحبزادی سیدہ طلعت صاحبہ

سلبا بدستور بیمار ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے

اجاب جماعت صحت کا طرہ و عاجلہ اور درازی عمر

کے لئے خاص توہمہ اور التزام کے ساتھ

دعائیں کرتے رہیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہماری نبی کریم بودین لیکر آئے اس کی تعلیم زمین و آسمان کے اوراق میں بھی ہو رہی ہے

اسی لئے اسلام کے پاک اصول فلسفہ یا استقراء کی محاک پر بھی کامل المعیار ثابت ہو رہی ہیں

”ایک طرف تو یہ یاد رہی لوگ کالجوں اور سکولوں میں فلسفہ اور منطق پڑھتے ہیں اور دوسری طرف مسیح کو ابن اللہ اور اللہ ماننے ہیں اور شریعت وغیرہ عقائد کے قائل ہیں جو کچھ ہی میں نہیں آتا کیونکہ اس کو فلاسفہ سے مطابقت کرتے ہیں۔ انگریزی منطق کی بنا تو منطق استقرائی پر ہے۔ پھر یہ کہ کونسا استقراء ہے کہ یسوع ابن اللہ ہے کو کسی شکل پیدا کرتے ہوں گے یہی ہوگا کہ مثلاً اس قسم کے خوابوں جن لوگوں کے اندر ہوں وہ خدا یا خدا کے بیٹے ہوتے ہیں اور مسیح میں یہ خواہش تھی پس وہ بھی خدا یا خدا کا بیٹا تھا۔ اس سے تو کثرت لازم آتی ہے جو عملی مطلق ہے۔ میں تو جب اس پر غور کرتا ہوں حیرت بڑھتی ہی جاتی ہے۔ نہیں معلوم یہ لوگ کیوں نہیں سوچتے؟“

اسلام کے پاک اصول ایسے نہیں ہیں کہ فلسفہ یا استقراء کی محاک پر بھی کامل المعیار ثابت نہ ہوں بلکہ میں نے بارہ غور کیا ہے کہ قرآن کریم کی نسبت جو آیا ہے فی کتاب مکنون (دس ۶۷) یہ کتاب مکنون زمین اور آسمان کی چھٹی ہینڈ کتاب ہے جس کے پڑھنے پر ہر شخص قادر نہیں ہو سکتا اور قرآن کریم اسی کتاب کا آئینہ ہے اور قرآن کریم نے دنیا خدا دکھایا ہے جس پر آسمان و زمین شہادت دیتے ہیں۔ مگر یہ ایسے سو سال کا تراش ہوا جو اجلی مردہ کس سند اور شہادت پر خدا بنایا گیا ہے پس یہ اسلام ہی کی خوبی اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی فخر ہے کہ وہ ایسا دین لے کر آئے کہ جو ہمیشہ سے ہے اور جس کی تعلیم زمین اور آسمان کے اوراق میں بھی واضح طور پر ہو جو دہے۔“

والحکم ۲۴ اگست ۱۸۹۵ء

درخواست دعا

حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقالہ ریڈی گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ سے خریدی جا رہی ہے۔ اب بھاری قدر دیکھا ہوا ہے لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے۔ اجاب جماعت خاص توہمہ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا صاحب کو صحت کمال عطا فرمائے۔ نیز آجی امیر صاحب کی طبیعت جو گورنمنٹ کئی ماہ سے کھائی میں درد کے باعث اکثر ناساز ہو رہی ہے اجاب جماعت ان کی کامل و عاجل شفا پائی کے لئے بھی دعا کریں۔

امیدواران واقف زندگی متوجہ ہوں

وہ واقف زندگی طلباء جنہوں نے میٹرک کا امتحان پاس کر لیا ہے فوری طور پر اپنے رول نمبر اور حاصل کردہ نمبروں سے اطلاع دیں تا ان کے لئے لاٹری عمل تجویز کی جا سکے۔

(ذکیل الیوان شکرک جدید ربوہ)

روزنامہ افضل رسوخ

مورخہ ۱۲ جون ۱۹۶۳ء

عیسائیوں کو اپنے موجودہ دین کا ازسر نو جائزہ لینا چاہیے

(۲)

شاگردوں نے تمام وہ باتیں جو بت پرستی سے تعلق رکھتی تھیں اپنائیں اور اس کو اپنا عقیدہ بنا لیا۔ پھر یہاں تک پہنچا کہ جو جاذب نظر ہوں گے ان کے ساتھ عبادت خورا قبول کر لیں۔ مندرجہ ذیل کھنت قرار دیا تاکہ غیر اقوام بدلیں نہیں دوسری طرف یہودی تھے جن کو وہ ناراض نہیں کرنا چاہتے تھے اس لئے ان کو ایک ایسی پالیسی اختیار کرنا پڑی جس کو پاک مناعت کہہ سکتے ہیں۔ مندرجہ ذیل اعمال کا حوالہ اس امر پر روشنی ڈالتا ہے۔

۱۔ یعقوب کہنے لگا کہ

لے جھاٹیو بری سنا! اشوں نے بیان کیا ہے کہ مندرجہ ذیل پہل فریوں پر کسی طرح فوج کا تاکہ ان میں سے اپنے نام کی ایک امت بنائے اور بیسوں کی باتیں بھی اس کے مطابق ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے کہ

ان باتوں کے بعد میں پھر آکر داؤد کے گے ہوئے خیر کو اٹھاؤ گا اور اس کے پھلے ڈٹے کی موت کے اسے کھڑا کر دوں گا۔ تاکہ باقی آدمی لیکن سب تو ہیں جو میرے نام کی کہانی ہیں۔ خداوند کو تاشش کریں۔

۲۔ وہی خداوند فرماتا ہے جو دنیا کے منور سے ان باتوں کی خبروں پہنچا

پس نہ پورا فصل ہے کہ جو غیر تو ہوں میں سے خدا کی طرف رجوع ہوتے ہیں ہم ان کو تکلیف نہ دیں۔ مگر ان کو لکھ بھیجیں کہ بتوں کی مگر و ات اور جلالہ اور کھا گھٹنے ہونے جانوروں اور ہوس پر ہیز کریں کیونکہ قدیم زمانہ سے ہر شہر میں سوئی گاہ تھی کہ منادی کرنے والے ہوتے چلے آئے ہیں اور وہ پرستین کو عبادت خانوں میں سنانا جاتی ہے۔

(اعمال باب ۱۱)

ان دو حوالوں سے معلوم ہوا ہے کہ کسی مشن میں کس شش و پنج کے عالم میں سے گزریے تھے۔ وہ اگلے ڈھنٹے واحد خدا کو منولے مگر غیر اقلیم کے رسومات کے داؤد سے خود متاثر ہوئے اور ایسی سنت قائم کر گئے کہ آخر میں عیسیٰ علیہ السلام خالص منبر کا نہ دین بن کر رہ گیا جیسا کہ ہم آج اس کو دیکھ رہے ہیں۔

رحم کہ ایک بدروح میری بیٹی کو بہت سناقا ہے۔ لیکن اس نے اسے کچھ جواب نہ دیا اور اس کے شاگردوں نے باس آکر اس سے یہ عرض کیا کہ اسے زحمت کرنے کیونکہ وہ ہماری بیٹی چلاتی ہے۔ اس نے جواب میں کہا کہ میں امرئیل کے گھرانے کی کھڑی ہوں اور میری کے مساوی اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا کیونکہ آگ سے سجدہ کیا اور کھلے خداوند میری مدد کر۔ اس نے جواب میں کہا کہ انہوں کی روئے کو کتوں کو ڈال دینا اچھا نہیں۔

(متی باب ۲۲-۲۱)

مگر شاگردوں نے یہودیوں سے یوں ہرگز سارا زور بھی خیرا قوام کی طرف پھیر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے دین کی شکل میں کو اختیار کر دیا۔ ہم یہ نہیں کہے کہ شاگردوں کی نیت خراب تھی بلکہ ہم انہیں مجبور سمجھتے ہیں مگر انہوں نے جس برکت کی دنیا رکھی وہ بڑے بڑے ایک پھاڑ بن گئی اور تمام عیسائیت مشرکانہ خیالات اور رسومات کا پلندہ بن کر رہ گئی۔ اسی وقت شاگردوں نے یہ فریوں کو لیا لیکن آخر میں یہ طریق ثابت کر دین بن گیا اور یہ ہمیں جا کر دین یہواہ کی جگہ بعض رسومات کا دین رہ گیا اور آج عیسائیت بھی دین سے الگ ہو کر بعض خیالی چیز بن گئی ہے جس کی بنیاد نیک اعمال کی بجائے کفارہ پر رکھی گئی ہے۔ اور ان طرح یورپ میں کڑبا ایسا علم کے نفاذ میں یہودیوں

اقوام علی زندگی کی طرف متوجہ ہوئے اور اس نئی و غیرہ میں ترقی کرنے لگے تو عیسائیت بطور ایک مذہب کے ان کی نظروں میں بالکل حقیق ہو گئی جس کے رد عمل میں وہ الحاد رونما ہوا جس کا ایک سرا روس کی مہر مہریت سے جا کر ملتا ہے اور روسی ممالک کے آزاد مفکرین سے چنانچہ جب یہ لوگ سابق کے مخالف میں مذہب کی تفسیر کرتے ہیں تو ان کے نظریں نظر موجودہ عیسائیت ہرقہ ہے جو عقل سے خارج ہے اور ضمن خیالی باتوں پر مشتمل رہ گئی ہے جس سے عیسائیت کو وہ مشکلات درپوش ہیں جن کا تذکرہ آئے دن اخبارات میں ہوتا رہتا ہے۔

اس طرح ہم عیسائی دوستوں کی خدمت میں عرض پر داز ہیں کہ وہ اپنے مفقودات کا رملو جائزہ لیں اور تاریخی لحاظ سے عیسیٰ نے جو غلط رجحانات پیدا کئے ہیں ان کو دین سے الگ کر لیں۔ مندرجہ ذیل سو سو کارزاروں پر اپنا بیان اور جو آکر ادیان مشرکانہ عیسائیت نے دین میں داخل کر دی ہیں ان کو دور کریں۔

یہ درست ہے کہ یہودیوں نے بھی مشرکیت میں بہت سی باتیں اپنی طرف سے ملادی ہوئی ہیں لیکن نغمہ اور الحاقی چیزوں کو اصل سے الگ کیا جا سکتا ہے۔ اس تعلق میں قدرتی کریم ان کی بڑی رہنمائی کر سکتا ہے۔

وہ جتنا جی رہے ہیں مر رہے ہیں

فسادوں کی بنا جو دھر رہے ہیں

بہنم گرم اپنا کر رہے ہیں

برائی آپ ہی اپنا بدل ہے

وہ جتنا جی رہے ہیں مر رہے ہیں

نہیں ہیں بے سبب مذہبی حرکات

کہ جو کچھ کر رہے ہیں بھر رہے ہیں

ہے خاکِ ربوہ کا ہر ذرہ مسجد

جو آئے ہیں خمیدہ سر رہے ہیں

ہمارا دخل کیا ہے اس میں تنویر

وہ اپنے آپ خود ڈر رہے ہیں

۱۔ پھر یسوع وہاں سے نکل کر صوبہ اور حیرا کے علاقہ کو روانہ ہوا۔ اور پھر ایک کشتی عودت ان سرحدوں سے نکل آئی۔ پکار کر کہنے لگی لے خداوند ابن داؤد چھو

المقتسب

تازہ خواہی داشتن گرداغ ہائے سینہ را گاہے گاہے باز خوال این دفتر پارتیہ را

موسلمہ مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد

اسلامی شامکار برابریں لہریہ پرونا یا تبصر
(۱) مولانا اشرف علی صاحب سلطان پوری
کا تبصرہ۔

جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس
قادیان نے ایک کتاب براہین احمدیہ
مذبح کی ہے کہ جس کی تحریروں تقریر کے
مناات و جملے کا ایک عالم میں شہرہ
پور ہے۔ میں اس خبر کے سنتے سے
خداوند کریم کے جناب میں ہزاروں سفاک
بجالاتا ہوں کہ اس بجا نہ اس زمانہ
جہالت امدیہ میں ہی کہ ہر فرد کو چاہو
طرت دنیا ہی دنیا نظر آتی ہے۔ اور
ساری باتیں اور کوششیں اس ملعونہ کے
محل کرنے میں صرف جوتی ہیں اور دین
کی طرف تھی کو ایک ذرہ بھر بھی توجہ
نہیں ہے۔ میرزا صاحب مدوح کی ہمت
میں رضائت ڈالے اپنے مقدس دین
کی امداد میں جان دال تک (لجو) حاضر
ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی سعی مشکور
فرمائے اور وہ ذلیل چھان میں اجر جزیل
اور ثواب جلیل بخشے۔

ذمیر اعظم، مطبوعہ کیو تھلہ (۳۱)

۲۰ رسالہ انوار الاسلام یا لکھنؤ کا

تبصرہ۔

”اسی کتاب میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نبوت پر بے شمار دلائل
تالیغ اور براہین ساطع لکھے گئے ہیں
جس کے سننے میں کسی مخالفت کو ہرگز
ثاہل نہیں ہو سکتا اس میں آریہ برہمنوں
میں سناقت دھرم دھر یہ نظام
کلی کے تمام مذاہب کے مقابل اسلام
کو ایک جیتکا ہوا نور ثابت کی ہے۔
غرض کہ اس کتاب کے مطالعہ کے بعد
معالجہ کہ کوئی شخص اسلام کو خدا
کی طرف سے ہونے میں نہ شال کرے“

(انوار الاسلام ۱۵ اگست ۱۹۸۲ء
صفحہ ۳۱-۳۲)

”ہنری مارن کے بعد تریب میں برس
سے کچھ نامزد ہر صر گز جانے پر ہندوان
کے مشرزی لوگوں کی جماعت میں ایک مختلف
قسم کا حامی مسیحیت ظاہر ہوا۔ یہ مشہور
شخص ڈاکٹر کارل نڈر ایک جو مشرزی
تھا۔ اس نے اپنی پہلی تصنیف میزائی
شائع کی۔ یہ غیر طلب ہانت ہے کہ اس
سے اس قدر مخالفت ہوئی کہ لوگوں نے
اسے امری ڈالا ہوا۔ اگر نڈر
کی تصنیفات بیشتر مقبول رہ چکی ہیں
ڈاکٹر نڈر کی ایک ہی کتاب سے کہ اسلام
کی تعلیم اور محمد صاحب کے اخلاق
و عادات پختہ جینی لئے ہر مسیحی
پر وہ کچھ نہیں بکتا تھا یا کھفتا
نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔۔ انیسویں صدی
کے وسط سے بیشتر ڈاکٹر نڈر شمالی
ہندوستان کے بڑے مولویوں کے ساتھ
ایک فیصلہ کن بحث میں بڑ گئے۔۔۔
اس نے دیندار ممالوں کی سرجی احمسی
کا کافی لحاظ نہیں رکھا۔ ہر حال اس
مگر گم سا نظروں کا ایک مسرت انگیز پہلو
سبھی ہے۔ یعنی جو مولوی صاحبان اس
مناظر میں حصہ لے رہے تھے۔ ان میں
سے تین مولویوں نے آخر کار بھی مذہب
قبول کر لیا۔ رائف ۱۹۳۵ء ۳۱۵

تخریبیہ پیت دری یون نزلند کی نظر میں
تخریب احمدیت کے قیام کا مقصد یہ ہے
بانی احمدیت نے قہر عیارت کو کس طرح
پاش پاش کیا ہے۔ پادری کس طرح رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے رہے ہیں
اور اب وہ کس طرح اپنے گویہ نڈر ملک دوریہ
کی ناکامی کے بعد اپنا طریق بدلنے پر مجبور
ہو رہے ہیں۔ اس کی تفصیل پادری یون جو نڈر
نی سے دیلینی ڈی لٹنڈ کی کتاب ”ال سبجہ“
کے مندرجہ ذیل اقبالیات سے بخوبی ہو سکتی
ہے اس کتاب کا اردو ایڈیشن پنجاب رلیجس
بک سوسائٹی انارکلی لاہور نے شائع کیا ہے

امراء اضلاع - عہدہ داران جماعت و مخیر احباب فوری توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثالثی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-
”ہماری جماعت کے دو ہندو اور دو مسلمانوں کے آدمیوں کو ایک مدرسہ کی
طرت خاص توجہ کرنی چاہیے۔ اور روپیہ اور بیچل سے اس کی ترقی کی کوشش
کرنی چاہیے۔ تاکہ اس کے ذریعہ ہمیں ایسے داعظ جو علوم دینیہ کی حفاظت
کر سکیں۔ اور ایسے مبلغ جو بیرونی دنیا کو تمام مسائل مختلف میں تسلی بخش جواب
دے سکیں حاصل ہو سکیں۔ اور ان علوم کی تہر جو کھلتی ہے جو موعود علیہ السلام نے
جاری کی ہے۔ مندرجہ ذیل کے نقص کی وجہ سے ہماری عظمت کے سرب اور
ادھر یہ کہ ضائع نہ ہو سکے۔ اور ہماری آئندہ نسلیں بجائے دعا کرنے کے عم
سے نفرت کا اظہار نہ کریں۔ اور خدا تعالیٰ کی ناشکری کے جرم کے مرتجب ہو کر
ان کی ناکامی کے ہم مستحق نہ بنیں“

حسب فیصلہ مجلس مشارت سلافلند پر ضلع کی جماعت کو ۲۵۰ چندہ دیندگان پر یکم از کم ایک میٹرک
یا طلب علم جامعہ احمدیہ برقیہ کے لئے بھجوانا ضروری ہے امراء جماعت ہائے اضلاع کو دو دفعہ
بذریعہ میٹرک (۱) یاد دہانی کرانی جائیگی۔ لیکن کم حقہ اس طرت توجہ نہیں کی گئی۔ لہذا اس اہمیت
کے نظر امراء اضلاع مدبر عہدہ داران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ میٹرک یا طلب علم کو ہرگز
وقف نہ کرے اور جامعہ احمدیہ میں بھجوانے کی اطلاع دیں تاکہ ان میں انشورہ کے لئے ہوا جائیگی۔
میٹرک کا نتیجہ مل چکا ہے۔ اس لئے فوری توجہ فرمادیں۔ لاکے ذہن۔ حقیقی اور دین کا شوق
رکھنے والے ہوں۔ نیز کوشش فرمادیں کہ ایسے مخیر دوست اپنے بچوں کی زندگی وقف کریں۔ جو
خود جامعہ احمدیہ میں تعلیم کا تخریج برداشت کر سکیں۔
(دیکھیں تعلیم تخریب عہدہ راجن احمدیہ پاکستان ریوہ منلج جھنگسا)

”دوسری تخریب انیسویں صدی کے
دوسرے حصہ میں شروع ہوئی کہ جس
کا کچھ سبب نڈر کے مناظرہ سے
جو لوگوں میں بھجان پیدا ہو گیا تھا
اس کا الٹ اٹھنے۔ اس کے بانی
مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تھے“
(۳۱۵-۳۱۶)

”اسلام کی نئی حمایت کے ساتھ ساتھ
گردنہ ہمدی کے آخری حصہ میں ایک
نیا عہدہ مسیحیت کی طرح مخالفت کے
مقصد سے ظہور پذیر ہوا۔۔۔۔۔ مرزا غلام
احمد اس کے قیام میں مسیحیت کی تخریب پر
محلہ کرنے کے لئے اور دوسری قسم کے
بھیضی استعمال کرنے لگے اہل مغرب
”ہنراں“ اور ”نڈل“ جیسے غیر دروہ
تکھے چین کی تصنیفات کے ذریعہ پہلے
ہی اس قسم کے ہتھیار سے واقف
ہو چکے تھے“ ۳۱۶

مسلم ہونا ہے کہ عین وجوہات کی بنا
پر اس نے اس طرز مجاہدہ کو اختیار کیا
(۱۲) جن علاقہ میں قتل کا آغاز نہ کیا
خندونے کی تھا ان میں اسلام اور
محمد صاحب کے انشاء واقعات کے
سبب ہندوستان کے مسلمانوں کے خیال
و احساس میں جو بھجان پیدا ہو گیا تھا
اس کے اثر کا ایک حصہ اس تخریب کی بنیاد
تھی۔ اور یوں اندیشہ ہے کہ اس تخریب احمدیہ
کی ابتدا بخت انتقام کی طبیعت میں رکھی
گئی۔

(۱۲) اپنے اردوئے کی تائید میں کہ وہ
مسیح موعود ہے اس نے یہ لغو قصہ اختراع
کیا کہ مسیح کے حلیب پر نہیں کھیم کشمیر میں
ذہری موت سے انتقال کیا اور یوں مرزا
نے مسیحی ایمان پر ضرب کاری لگانے
کی کوشش کی۔
(۳) اس نے اپنی فراست سے جو اس میں
کافی طور پر بھی معلوم کیا کہ سب سے بڑا
سند تصدیق طلب دونوں مذاہب کے مابین
ہم کے باتوں کا ہے۔ اور اس مسئلہ میں
جماعت احمدیہ کے دونوں فریقوں کی اہمیت
لہذا نمایاں کی ہے۔ اور یہ لوگ ایسا تھے ہیں
کہ حقیقی بحث نہ تو اس کتاب یا اس کتاب کی
ہے اور نہ اس عقیدہ اور اس عقیدہ کی ہے
بلکہ مسیح یا محمد کا سوال ہے۔ جو ایمان لوگوں
نے نشان لپیے کہ جو کچھ محمد صاحب نہیں
ہو سکتے تھے وہ مسیح ہی نہیں ہونے یا نہیں
”اگر عات قادیانی کے بانی کے رحمان
و مقصد کے بڑے دوست کی ضرورت ہے
تو اس کے بیان سے ہی ہے جسے
ہم اس کی آخری وصیت کہہ سکتے ہیں اپنی
کتاب میں وہ لکھتے ہیں۔

تشلیت کا باطل عقیدہ عیسائیت سے پہلے بھی موجود تھا

اس عقیدہ کی مکمل بنیاد کنی صرف اسلام ہی کی ہے

(ذکر مکرر بحالہ اللہ صفا کیانی - درجہ)

سنتین دھرموں نے برہما، بشن اور ہمیشہ کے مجموعے کو خدا تعالیٰ قرار دیا۔ اور اس کیلئے "ترے صورتی" کی اصطلاح بھی قائم کر دی۔ سکھوں کی مقدس کتاب گورو گرنتھ صاحب میں اس تشلیت کا ذکر مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا گیا ہے۔۔۔

برہما بشن ہمیشہ ترے صورت
ترے گون بھسرم بھلائی۔

(راگ رام کل محلہ ۳ ص ۱۶)

جنم سماجھی گورو نانک جی مصنفہ سوشی میراں جی ہی اس تشلیت سے متعلق یہ رقوم ہے۔۔۔

برہما بشن ہمیشہ اک صورت
آپے کتا کارا۔

(جنم سماجھی گورو نانک جی) ۳۵۵

یعنی۔۔۔

برہما اور بشن گورو نانک جی یہ ہیں
وہ ایک ہی صورت ہیں۔ بر خدا تعالیٰ

سے الگ نہیں ہیں۔ زمین کے یہ۔ انا

نرخن۔ خالق ہیں۔ ان میں خالق۔

(جنم سماجھی گورو نانک جی ص ۱۳)

اگر یہ سماجھوں کے خیال کے مطابق رجو اپنے مذہب کو مستحکم پرانا اور مستحکم کے ہتھیار کا مذہب خیال کرتے ہیں (ایشور خدا تعالیٰ)

جیو (روح) پر کئی (مادہ) تینوں اذلی اور ابدی ہیں۔ انہیں کسی نے بھی پیدا نہیں کیا۔

بلکہ خود بخود ہیں۔ ان کا نہ کوئی شروع ہے اور نہ آخر۔ پس یہ بھی ایک قسم کی تشلیت ہے۔

الغرض تشلیت کا عقیدہ دنیا میں سادہ تسلیم سے ہی چلا آ رہا ہے۔ گو اس کی شکلیں زمانہ کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ بدلتی رہی ہیں۔ ہندوستان کی موجودہ سیکولر حکومت کا تشلیت میں شیعروں کی صورتی ہے جو تین کے مجموعے کی طرف ہی اشارہ کر رہی ہے۔

مشہور سکھ سکالر سردار بہادر داکا پن سنگھ جی ناہر نے تشلیت کے عقیدہ سے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ۔۔۔

ترے صورت۔۔۔

تین روپ۔ دھروں کے مطابق گنیا (آگ) و ایڈرہا

اور سولج۔ (۲) پولا نول کے مطابق برہما۔ بشن اور شرو۔

جہاں تک مذاہب عالم کی تاریخ کا تعلق ہے یہ ایک حقیقت ہے کہ تین کے مجموعے کو خدا ماننے کا عقیدہ بہت پرانا ہے۔ دنیا کے مختلف مذہبوں اور دھرموں سے تعلق رکھنے والے لوگوں میں پراچین زمانہ سے تشلیت کا عقیدہ کسی نہ کسی شکل میں چلا آ رہا ہے۔ عیسائیوں نے یہ کوئی نیا عقیدہ نہیں بنایا کیا۔ بلکہ ان کی نقل کی ہے۔ حضرت مسیح صلی اللہ علیہ وسلم سے سینکڑوں اور ہزاروں سال قبل بھی ایسے لوگ دنیا میں موجود تھے جو تشلیت کے قائل تھے۔ البتہ ان کی تشلیت کی نشرو عیسائیوں کی تشلیت سے مختلف ضرور تھی۔ چنانچہ ویدک زمانہ کے لوگ بھی تشلیت کے قائل تھے۔ وہ اگنی (آگ) و ایو (ہوا) اور آدیترہ (سورج) کے مجموعے کو خدا تعالیٰ یقین کرتے تھے۔ تشلیت کا یہ نظریہ آج سے ہزاروں سال قبل کا ہے۔ اس کے بعد بڑا تک زمانہ کے

ہے کہ جن خیالات میں پھر انہا پسند خیالات کے مغز یا محنت چینیوں کا اثر پایا جاتا ہے۔۔۔ احمدیوں کا بیان ہے کہ سچی مصلحتوں کی غلط بیانی کے سبب مغرب میں اسلام صحیح طور پر نہیں سمجھا گیا اور یوں سچی حاکم کو اصل حقیقت سے آگاہ کرنا اور اس دوران عمل میں لکھی جانے والی تشلیتی ماسخی کو بے جا کر دینا ان کے علاوہ مقصد کا ایک جزو ہے۔۔۔۔۔

انہی اصدیوں کی کوشش سے لندن و پیرس اور برلن میں مسیحی تعمیر ہوئی ہیں۔ ۳۶۹-۳۶۸

"قادیانی مبلغین جس وسیع پیمانے پر اپنی تبلیغ کر رہے ہیں وہ اس جانت کا امتیاز خصوصی ہے یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ اس کے پیروؤں کا شمار پانچ لاکھ ہے جو ہندوستان کے سارے حصوں میں اور برما، لکھا۔ افغانستان اور ہمسفر افریقہ، اریٹریا، آسٹریلیا، چین، انگلستان

فرانس، برٹن اور امریکہ میں پائے جاتے ہیں۔ بسا کا مہم کوئی لاکھ لاکھ کے ایک وسیع تنظیم کے ساتھ چلا یا جا رہا ہے جن کا مقصد قادیان ہے۔" (ص ۲۸)

ٹرسے گا کہ خود مریم مقدسہ صورتی گناہ سے پاک تھیں۔ (ص ۳۵)

"دیانت داری میں یہ ماننے پر مجبور کرتی ہے کہ انجیل کے بیانات میں ایسے واقعات موجود ہیں جو اگرچہ خداوند مسیح کی طرف سے گناہ منسوب نہیں کرتے تاہم پہل نظر میں آپ کو بے گناہی سے خارج کرتے ہوئے

معلوم ہوتے ہیں۔ احمدی ان واقعات سے بے جا فائدہ اٹھا کر خداوند پر اعتراض کرتے ہیں۔" (ص ۳۵)

"واسخ الاعتقاد مسلمان سورۃ المؤمنین کی آیت سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ یسوع (صلیب پر) مرے نہیں بلکہ خدا نے آسمان پر آپ کو زندہ اٹھالی ان کی دلیل یہ ہے کہ یسوع ایسی مڑناک موت نہیں مر سکتے تھے کیونکہ تب وہ خدا کے ملعون ہوجاتے

(استثناء ۲۱: ۲۳)۔۔۔ مسلمان اس حقیقت کو بالکل نظر انداز کرتے ہیں کہ انجیل بیانات سے ظاہر ہے کہ یسوع مسیح نے اپنی مرضی سے اس شرمناک موت کو تسلیم کیا۔" (ص ۳۶)

مسیح کثرت گو اپنے آقا کی شرمناک موت پر گھبرائے ہوئے اور شکستہ دل تھے۔" (ص ۳۶)

"آج کل مسلمانوں میں محمد صاحب کے لئے ایک نیا احساس غیر پایا جاتا ہے کہ جس کے سبب وہ محمد صاحب کے عادات و اخلاق کا عقیدہ سے بھڑک اٹھے ہیں مثلاً یہ جماعت محمد صاحب کے متعلق ایسے بیانات اور احادیث کو غیر معتبر ثابت کرنے کی کوشش کر رہی ہے کہ جن سے ان کی اخلاقی زندگی پر عیب لگتا ہے۔" (ص ۳۷)

"مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن کی بعض آیتیں اپنے سے قبل کے بعض آیتوں کو منسوخ کرتی ہیں۔۔۔ لیکن عقل پرست احمدی اس خیال کو جو موت سے چلا آ رہا ہے بالکل نظر انداز کر دینے کا اظہار کر رہے ہیں اور یوں حوالہ دیا گیا ہے اس کی تشریح میں کہتے ہیں کہ اس آیت میں خدا کا اشارہ تورات کے منسوخ ہونے کی طرف ہے۔۔۔۔۔ احمدیوں کی یہ تشریح اسلام میں نہایت ہی بھاری بدعت ہے۔" (ص ۳۷-۳۸)

"اور پھر ان احمدیوں نے علم طرز کے دلائل کے ذریعہ مسیحیت کو غیر معتبر ثابت کرنے کی بھی کوشش کی

"لے میرے دوست میری ایک آخری وصیت سنو اور ایک راز کی بات کہنا لو اس کو خوب یاد رکھو کہ تم اپنے ان تمام مناظرات کا جو عیسائیوں سے پیش آتے ہیں پہلو بدل لو اور عیسائیوں پر یہ ثابت کر دو کہ حقیقت مسیح ابن مریم ہمیشہ کے لئے فوت ہو چکا ہے یہی ایک پخت ہے جس میں فتح یاب ہونے سے تم عیسائی مذہب کی روئے زمین پر سے صف لپیٹ دو گے۔" (انامہ ص ۱۱)

اس شخص نے اپنے اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے جو کچھ کہا ہم ان سے واقف ہیں اس نے اس قدیم بدعت کو کہ خداوند مسیح صلیب پر صرف بے ہوش ہو گئے تھے تائب کیا اور اس نے کہا کہ صلیب اتار کر وہ پھر کوئی نہیں لائے گئے اور ہم عیسائی نام ایک مرہم کے استعمال سے چالیس دن میں تندرست ہو کر گنیمت کو چلے گئے یہاں ایک سو عیسائیوں کی عمر میں انتقال کیا اور دفن ہوئے اور مرزائے بیان تک اعلان کیا کہ آپ کی قرآن تک گنیمت کے صدر مقام فریگ میں موجود ہے۔" (ص ۳۶-۳۷)

"گناہ کے متعلق جو خیال مسیحوں میں مدت سے چلا آ رہا ہے اور جس خیال کی بنیاد حوا کے واقعہ پر ہے۔۔۔۔۔ اس کا استعمال نہ صرف مغرب کے متکلمین نے بلکہ اصدیوں نے بھی یہ ثابت کرنے کو بھی ہے کہ خود خداوند مسیح بھی گناہ کی آلاشت سے نہ بچ سکے۔" (ص ۳۷)

"اس مسئلہ میں جو کئی دقتیں ہیں اور جنہیں احمدی بڑھا کر بیان کرتے ہیں ان کو ہارت دل سے نہیں مان لینا چاہئے مثلاً یہ سچ ہے کہ (۱) اگر کبھی حضرت ماں باپ دونوں ایک ہی جگہ سے تو پھر صرف ماں سے بھی باقی بچ سکتی ہے۔" (ص ۳۷)

"م دیکھ چکے ہیں کہ صرف ماں سے بچنا باپ کے پیدا ہونا بھی گناہ ہے اس قسم کی بریت نہیں سے سکتا اور تیسرا سہ اولیٰ کے ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر خداوند مسیح کو صرف ماں سے پیدا ہو سکتا تھا خدا نے ہی عطا کر سکتا تھا تو ماں باپ دونوں سے پیدا ہونے پر بھی آپ کو خدا سے گناہ ہو سکتا تھا لہذا یہ حال شرمناک نہ ہو سکتا تھا اور مسیح کی ماں کو بے گناہ نہیں کر دیتا اور اگر ہم یہ نہیں مانتے تو پھر وہ من کیتمک عقیدہ ہمیں ماننے

(۱۶) بائبل کے مطابق خدا روح القدس اور حضرت عیسیٰ جہاں کہیں تھے

ایک اور دہان جی ہے پورٹوک زمانہ کی تئیت کے ذکر میں بیان کیا ہے کہ:-

”دنیا کی پیدائش پرورش اور موت کے کام پورنے رستہ میں تہ ہندوستان میں تین دیوتاؤں کے سپرو گئے تھے۔ پہلا دیوتا کا پیدا کرنے والا ہے۔ دوسرو پورورش کرنے والا۔ اور شرو جی مارنے والا۔۔۔۔۔

دوسرے الفاظ میں تینوں فریقی تئیل کو۔۔۔۔۔ تئیل دیوتاؤں کی مشکل میں ظاہر کیا ہے (تجزہ اذکومت روشن ص ۱۶)

تاریخ کی چھان بین کرنے سے یہ بات بھی ہمارے سامنے آتی ہے کہ تئیت کا یہ عقیدہ زمانہ قدیم سے ہندوستان کے علاقہ پرروقی ملک میں بھی موجود تھا اور کئی فرقیوں کی صفیں جو تین کے مجموعے کو خدا تانے تسلیم کرتی تھیں۔ جیسا کہ ہاپکس (HOPKINS) نے اپنی کتاب (ORIGIN EVOLUTION OF RELIGION) کے ص ۲۳۳ سے لے کر تک پر اپنی تئیتوں کا ذکر کیا ہے اور بتا ہوا ہے کہ یہ تمام تئیتیں عیسائی مذہب کے ظہور سے سیکڑن اور ہزاروں سال قبل آگ آگ ملکوں اور عقیدہ عقیدہ قبیلے کے تعلق رکھنے والے گھاتے تھے جیسا کہ (SERAPIS = THE BULL) بیل - (ISIS = THE COW, MOON) آگ کے (HORUS = THE CHILD) (کچھڑے) کے مجموعے کو اپنا مجموعہ تسلیم کرتے تھے۔ یہ ان کی تئیت تھی۔

۲۔ بالی کوک (ANNA) راق (ENIL) ائیل اور (LEA) آیا کی تئیت کے خالق تھے

۳۔ فارسی کے باشندے (ORMUZD) آرموزڈ (ANAHITA) اناپتہ اور (MITHRA) مٹھرا کے مجموعے کو مانتے تھے۔

۴۔ بودو دھرم کے ماننے والوں کی تئیت میں (BUDDHA) بدھا - (BODHISAT) بدھیت اور (GOTAMA) گوتاشیل ہیں۔

۵۔ یونان کے لوگوں میں (ZEUSE) زیوس (ATHENF) ایٹنی اور (APOLLO) اپالو کی تئیت مانی جاتی تھی۔

۶۔ اسکندریہ کے باشندے (ODHIN) اودھین (THOR) اور (FRYR) فرے کی تئیت مانتے تھے۔

۷۔ ہندو لوگ (BRAMA) برہما (VISHNU) وشنو اور (SHIVA) شووا کی ترے فریقی عقیدت مند تھے۔

الفرق مزید بلا مختلف تئیتیں عیسائیں

کی تئیت سے سیکڑن اور ہزاروں سال قبل دنیا میں رائج تئیں اور لوگ ان کے عقیدت مند تھے۔ حال ہی میں عیسائوں کے ایک مشہور ادارہ ”ورچ ماور سوسٹی“ کی راپنچ لائبر نے ایک تئیت ”تئیت“ سے متعلق شائع کیا ہے۔ اس میں اس مسئلہ پر اظہار خیالات کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ:-

”مروجہ مسیح کے مصلحت تئیت کو دنیا کی قدیم فریقوں میں عالمگیر مقبولیت حاصل تھی۔ ایسٹ کی ریجس ڈکشنری میں یہ لکھا ہے کہ ”مروجہ ہندو مذہب کی ابتدا نمایاں ہے۔ اور اس کی نشاۃ فاسیل۔ مصر میں۔ رومیوں۔ جاپانیوں۔ ہندوستانیوں اور قدیم یونانیوں کے بناؤ کی قصے کہانیوں میں سے ہوتی ہے۔ ہندوستان میں خداؤں میں پائے گئے مردوں میں سے ایک میں“ ایک خدا تین صورتیں لکھتا ہوا تھا۔ ٹوٹا ازم میں بھی دیوتاؤں کی ترموقی یعنی تئیت کا عقیدہ پایا جاتا ہے اس کے باقی لاؤسی کو اس میں دوسرے اور جو حاصل ہے یہاں اب بدھی بھی تئیت کو مانتے تھے۔

ان کی تین دھروالی فریقی تئیں یعنی جاپانی تین مردوں یعنی موت سن پاؤ فریقی بند کی تئیں پورے میں آگ کے تین مرے دیوتا لکھا گیا ذکر آتا ہے۔ جو سورج آگ اور برتی چمک میں مشعل ہے“

(ٹرکیے تئیت ص ۱۲)

اس میں کوئی شک نہیں کہ تین کے مجموعے کو خدا تانے یقین کرنے کا خیال عیسائیت کے ظہور سے بہت پیسے دنیا میں موجود تھا۔ نیز یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ عیسائوں کی تئیت ہندو دھرم کے بیان کردہ تئیت کے مقابل بالکل اوجھ اور ٹالکن تئیت ہے۔ کیونکہ عیسائوں کی بیان کردہ تئیت میں مذکورہ تین شخصیتوں باپ بیٹا۔ اور روح القدس کے کوئی آگ آگ کا نام بائبل کی رو سے بیان نہیں کئے جاتے اور ذریعہ تھا ہے کہ یہ تئیل آندا ہیں اور اپنی اپنی فریقی جو جاتے ہیں کہے ہیں باہمی صلاح مشورہ سے دنیا کا کاردار چلا تے ہیں اس کے بغیر پورٹوک تئیت میں مذکورہ تئیل شخصیتوں پر بائیں اور بائیں کے آگ آگ کام بیان کئے جاتے ہیں۔ برہما جہاں پیدا کرتے والا ہشتون پلہا دیہ فرشی ریشا اور شو جی مارنا اور دیوتا (لا) ہے۔ جیسا کہ معروف ہے کہ:-

برہما کی ہموونالی دوج ریش ملاء نے ان کر کے سکھار پھاند ریش جس ریش کے جہاں جنم سا بھی ہو جانی بالا متہ

اس کے بغیر عیسائی دنیا اپنی خود ساختہ تئیت سے متعلق بائبل کی رو سے یہ بیان کرتے ہیں کہ باپ و خدا کا کیا کام ہے۔ بیٹی ریش اور ہزاروں سال سے زراہ آسمان پر چھینا دنیا کی سنوارا ہے اور روح اللہ کی گزرتے ہر انجام سے ہے

لہذا ایک محقق کو یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہونا پڑے گا پورٹوک تئیت کے مقابل عیسائیوں کی بیان کردہ تئیت بالکل ناقص اور جوری اور نامکمل ہے یہ درست ہے کہ عیسائیوں کے بعض فریقوں نے اپنی خود ساختہ تئیت کے اس پورے کو ٹھوکر رکھے ہوئے باپ بیٹی روح القدس میں تقسیم کر کے کی کوشش کی ہے لیکن بائبل اس بارہ میں بالکل قانع ہے۔

پس جہاں تک تین کے مجموعے کو خدا تانے کے عقیدہ کا تعلق ہے وہ عیسائیوں کے عقیدے سے ہزاروں سال قبل دنیا میں موجود تھا اور ہندوستان اور ہندوستان سے باہر اس عقیدہ کو مانا جاتا تھا یہ درست ہے کہ اسلام کسی قسم کی تئیت کا قائل نہیں اس نے واضح الفاظ میں یہ اعلان کیا ہے کہ:-

”دلائل تقولوا تلثہ“

... احوالہ اللہ واحد (سورہ الانعام ص ۱۶)

یعنی کو کو کسی قسم کے تین کے مجموعے کو خدا تانے قرار نہ دے۔ وہ واحد گنا ہے ایک اور تمام پر قرآن شریف میں یہ بیان

کیا گیا ہے کہ:-

لقد كفر الذين قالوا ان الله ثالث ثلاثة و ما من الاله الا اله واحد (سورہ المائدہ ص ۲۱)

قرآن شریف کی ان آیات میں برہم کی تئیت کا رد کیا گیا ہے۔ یعنی دنیا میں جتنی بھی قسم تین کے مجموعے کو اٹھائی تئیں کہتی ہیں وہ کفر و خیار کا رپی ہیں صحیح راستہ یہ ہے کہ خدا تانے کو واحد لگے جاتا ہے۔

اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے اس نے تئیت کے عقیدہ کا رد ایسے لفظ میں کیا ہے کہ جس سے دنیا کی کسی قسم کی تئیت بھی باہر نہیں رہتی کیونکہ اس نے مطلق تین کے مجموعے کو خدا تانے ماننے کے نظریہ کا رد کیا ہے

خود وہ مجموعہ باپ بیٹی اور روح القدس کی شکل میں ہوا خواہ برہمی۔ بلیش اور ہیش کی شکل میں ہو اور خواہ کسی اور شکل میں۔

پس ہر وہی مسلکی گاہیک ایک اہم فرقی فریق ہے کہ وہ بلکہ ما انزل الیہ کے ارشاد الہی کے تحت جہاں توحید باری تعالیٰ کے قیام میں کوئی لہر ہے وہاں تئیت ایسے مشرک اور کفرانہ عقیدہ کی تئیت میں بھی مکرہ ہے اور دنیا میں جس قدر بھی تئیں اور تین کے مجموعے کو خدا تانے ماننے کے نظریے پائے جاتے ہیں ان سب کو دلائل اور آیات سے رد کرتا ہے

وقف جدید میں شامل ہونے کی اہمیت

سیدنا حضرت علیؑ نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنے اہل خانہ کو اس کے عقیدے سے باہر کر دیا ہے کہ باپ اور میری مولا کے لئے ذرے آسمان سے اتارے گئے اور افضل سے افضل تھے

حضرت کے اہل خانہ سے وقف ہونے کی اہمیت واضح ہے پس احباب کو ہرگز اس تحریک میں شامل ہونے سے ہٹانے اور چھوڑنے سے ہٹانے نہیں چاہیے۔ جزا اللہ تعالیٰ احسن الجزا

(نایب عالم وقف جدید پورہ)

نواب سید عبدالرحمن صاحب رضوی حیدرآبادی کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم نواب سید عبدالرحمن صاحب رضوی حیدرآبادی مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۳۳ء بھارتی وفات پگئے۔ ان کا شمار تہذیب و ادب اور علم کے میدانوں میں ہوا ہے۔ ان کے والد نے ان کو تعلیم دلائی اور ان کے لئے بہت سے اخراجات کیے۔ ان کے والد نے ان کو تعلیم دلائی اور ان کے لئے بہت سے اخراجات کیے۔ ان کے والد نے ان کو تعلیم دلائی اور ان کے لئے بہت سے اخراجات کیے۔

نواب مولوی سید عبدالرحمن صاحب رضوی حیدرآبادی مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۳۳ء بھارتی وفات پگئے۔ ان کا شمار تہذیب و ادب اور علم کے میدانوں میں ہوا ہے۔ ان کے والد نے ان کو تعلیم دلائی اور ان کے لئے بہت سے اخراجات کیے۔ ان کے والد نے ان کو تعلیم دلائی اور ان کے لئے بہت سے اخراجات کیے۔

نواب مولوی سید عبدالرحمن صاحب رضوی حیدرآبادی مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۳۳ء بھارتی وفات پگئے۔ ان کا شمار تہذیب و ادب اور علم کے میدانوں میں ہوا ہے۔ ان کے والد نے ان کو تعلیم دلائی اور ان کے لئے بہت سے اخراجات کیے۔ ان کے والد نے ان کو تعلیم دلائی اور ان کے لئے بہت سے اخراجات کیے۔

نواب مولوی سید عبدالرحمن صاحب رضوی حیدرآبادی مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۳۳ء بھارتی وفات پگئے۔ ان کا شمار تہذیب و ادب اور علم کے میدانوں میں ہوا ہے۔ ان کے والد نے ان کو تعلیم دلائی اور ان کے لئے بہت سے اخراجات کیے۔ ان کے والد نے ان کو تعلیم دلائی اور ان کے لئے بہت سے اخراجات کیے۔

ایصالِ ثواب کا بہترین ذریعہ ایک مرحومہ بہن کے اندوختہ سے مسجد سوئٹز لینڈ کا حصہ

محترم فضیل حکیم مرحوم جو محکم قاضی عظیم اللہ خان صاحب مرحوم اور محکم قاضی سید اللہ خان صاحب مال کرشننگولا پور کی حقیقی بہنو تھیں۔ ۲۰ اپریل ۱۹۶۳ء کو وفات پائی۔ انشاء اللہ وانا لیسہ راجحوت۔ ان کے نواسہ لاکر بھائی مرحوم قاضی سید اللہ خان صاحب مطلق فرماتے ہیں کہ مرحوم کی وفات پر فیصلہ کیا گیا کہ مرحوم کے اندوختہ میں سے غریب اور دلجو حقیق کو کچھ رقم ادا کرنے کے بعد چار صد روپیہ صدقہ جاریہ کے کاموں میں صرف کیا جائے۔ چنانچہ آنکرم نے اس اندوختہ میں سے دو صد روپیہ پیر ایچن ہذا کو مساجد بیرون جمناک کے لئے بذریعہ مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب بیکچار تعلیم الاسلام کالج دیوہ ارسال فرمایا ہے۔ جو مسجد احمد سوئٹز لینڈ کی مدد میں شمار کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مکرم قاضی صاحب کو جزائے جزیعاً فرمائے۔ اور مرحومہ کو اپنی جواری رحمت میں مقام عطا فرمائے ان کے درجات کی بلندی فرمائے۔ مرحومین کے لئے ایصالِ ثواب کا انتظام مطلوب ہو تو ان کی طرف سے مساجد مالک بیرون میں حصہ لینا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ حلہ بخیرا صاحب اس کا کحقہ خیال رکھیں (دکھیل انال اول تحریک جدید دیوہ)



۱۴ جون تک خریدے ہوئے انعامی بونڈ
۱۵ جولائی کی قرعہ اندازی میں انعام حاصل کر سکیں گے

انعامی بونڈ کے ہر سلسلہ پر سو روپے سے لیکر بیس ہزار روپے
تک کے ۳۶ انعامات برساہی پیش کئے جاتے ہیں
ان میں سے کوئی بھی انعام ایک مل سکتا ہے
اپنے انعامی بونڈ فوراً خریدیں۔ اپنے بونڈ اپنے پاس رکھیں
اور قسمت آزمائیں!

آج ہی
خریدیں!

سلسلہ آجین انعامی بونڈ کی فروخت جلد کا ہے

تذکرہ خوشحالی کیلئے دہریہ پچائیے • قوم کی خوشحالی کیلئے پیر پچائیے

دعائے معصرت

مورخہ ۱۳ جون ۱۹۶۳ء کو مکرم محترم بار محمد خان صاحب مندراوی تحصیل تورہ ضلع دیوہ غازیخان
حکومت پنجاب جو جانے سے اپنے مرنے کے حقیقی سے جا ملے۔ مکرم خان مرحوم نے نماز میں سجدہ کیا اور
ایسی حالت میں وفات پا گئے۔ انشاء اللہ وانا لیسہ راجحوت
بزرگان سلسلہ دردیشان قادیان مرحوم کے لئے دعا فرمادیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار
رحمت میں جگہ دے کر بلند درجات عطا فرمائے۔ میزان کے پیمانگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔
(خانکار عبدالحی خان قائد مندرام لاجہ دیوہ دیوہ ضلع دیوہ)

درخواست ہائے دعا

- ۱۔ میری خالہ جان محترمہ راہیہ صاحبہ خان میر
خان صاحب دردا عرصہ تقریباً ۳ ماہ سے
بہت بیمار ہیں ایک ہفتہ سے طبیعت زیادہ تڑپا
اجاب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔
(تذکرہ تنویر احمد محلہ دارالرحمت دیوہ ضلع دیوہ)
- ۲۔ مکرم محمد بن صاحب اندران کے لڑکے مکرم نذیر
صاحب عمر ۲۲ ماہ سے بیمار ہیں۔ (اجاب حاجت
ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز ہماری حاجت
کی مضبوطی کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ آمین تم آمین
سعید احمد پرنڈیٹ صاحب احمد نوانام
پکا نمبر ۱۰۲۰ ضلع لاسیپور
- ۳۔ میں عرصہ ۱۱ ماہ سے ایک حادثہ میں دوپٹے
کی کولے کی بڑی ٹوٹ جانے کی وجہ سے
بزرگان سلسلہ دردیشان قادیان سے جملہ
مکرم شہا پانے کے لئے درخواست دعا۔ (اسلم احمد رستم پور
لاہور)

اعلان نکاح

میر سے لڑکے عزیزم حسن علی صاحب
کا نکاح پھر پڑا امت العزیز صاحبہ بنت
محمد عالم صاحب باڈی گارڈ حضرت اندرس
بجوئی دوہڑا روپیہ میں حق ہر مولوی قمر الدین
صاحب سے مورخہ ۱۹ جون ۱۹۶۳ء بروز جمعہ
الہ آباد کے بعد نماز مغرب مسجد سادکہ میں پڑھا
بزرگان سلسلہ اجاب حاجت دردیشان قادیان
دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہمیشہ
کے لئے ہر لحاظ سے جبر دست کا موجب بنائے
آمین۔
خانکار محمد علی پروپ ایئر ایوریٹی مال دیوہ
گولب زار دیوہ

قب کے عذاب سے بچو!! کارڈ لٹنے پر * معصرت عبداللہ دین سکند آباد کن

فضل عمر انسٹی ٹیوٹ کے شعبہ فیناٹل میں

مختلف قسم کی فیناٹل کلینک، نعت کلینک، دو بونڈ کلینک میں تیار ہوتی ہے۔
دبلاؤل :- جرنل جو عوام فیناٹل سے کوئی ٹنٹا فٹور ہے۔ ایک بونڈ اور چھ انڈس کی جو بونڈ
پینٹنگ میں دستیاب ہے۔ دکا ندر اجاب تقاضا کے لئے ہمیں خبر فرمادیں۔
فضل عمر انسٹی ٹیوٹ دیوہ

زیابیطس۔ شوگر

مرضی کی دوا کا میں موجود ہوں سے میری دوا دو چار دن ہی کھانے سے
شوگر آئی بند ہو کر دواہ میں مرض کا نفع قیوم ہو جائے
قیمت مکمل کو اس عوام سے دو صد روپیہ اور امرا سے ایک ہزار
حکیم محمد یعقوب شاہ لگو ضلع منٹگرمی

ہمدرد نسوان اٹھری گولیاں ادوا خا خدمت ق لبوہ طلب کریں مکمل کو دس انریس ۱۹ روپے

ضروری اور اہم خبریں

لاہور ۱۴ جون۔ کل قومی اسمبلی میں ۶۷-۱۹۶۷ء کے بجٹ پر پانچ روزہ عام بحث شروع ہو چکی ہے۔ روزگاہ سات سفرین نے بجٹ میں جس حد تک ان میں سے پانچ سو تین سو تیسے زیادہ رقم منظور کی ہے یہ سے تعلق رکھتے تھے قریباً بھی ارکان نے بجٹ کے حوالہ میں قومی اسمبلی کو وسیع اختیارات دینے کے مطالبہ کیا اور کہا اگر یہ ممکن نہیں تو قومی اسمبلی کو ختم کر دیا جائے انھوں نے وزیر خزانہ صاحب کو شکر کی ٹیپس کی نئی تاجدار پر بالغ فیصلہ اور حکومت کی پالیسیوں پر بالعموم کٹھنہ چینی کی مولوی فریدمانہ نے کہا ایوان کو بجٹ کے صورت سے اسے سات فیصد پر غور کرنے اور وٹ دینے کا حق دے کر گورنر اور تمام کی عاقلیت کا مذاق اڑایا گیا ہے سب نے بت کے ارکان نے کہا کہ نئے جلسوں نے متوسط طبقہ کی کمزوری ہے

لاہور ۱۳ جون۔ قومی اسمبلی میں سب نے بجٹ کے قلم اور کسٹم ٹیکس کے جنرل سیکرٹری سر شہزاد خان نے اس خبر کو بے بنیاد اور غلط قرار دیا ہے کہ صدر ایوان اور خواجہ ناظم الدین کے ہیمان دونوں مسلم لیگوں کی مفہمت کے سلسلہ میں خط و کتابت ہو رہی ہے آپ نے کہا دونوں پارٹیوں کے نظریات اور انداز کا مختلف ہیں۔ ان میں مفہمت کسی بنیاد پر ہو گی

سنٹرل باسکٹ بال ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام منعقدہ ریلوے باسکٹ بال کوچنگ کیمپ کی کیسٹاختام پذیر ہو گیا

سرگودھا اور ریلوے کے منتخب کھلاڑیوں کے درمیان شاندار نمائشی میچ

لاہور ۱۳ جون۔ ریلوے باسکٹ بال کوچنگ کیمپ جو سنٹرل باسکٹ بال ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام منعقدہ ۲۷ مئی کو شروع ہوا تھا۔ دو ہفتے سے زائد عرصہ تک پوری سرگرمی کے ساتھ جاری رہنے کے بعد کل بروز ۱۳ جون کو کامیابی اور جیتوڑی کیساتھ اختتام پذیر ہو گیا کیمپ کے اختتام کی خبریں اخبارات میں جاری ہو گئیں۔

اختتامی تقریب کا آغاز سرگودھا کوچنگ کیمپ اور ریلوے کوچنگ کیمپ کے منتخب کھلاڑیوں کے درمیان ایک شاندار نمائشی میچ سے ہوا جس میں میدان ریلوے کے کھلاڑیوں کے ہاتھ رہا اور انہوں نے یہ میچ ۲۶ کے مقابلے میں ۵۸ پوائنٹس سے جیت لیا۔ میچ کے اختتام پر نسیم الاسلام کالج باسکٹ بال کلب کے پریذیڈنٹ محکم پر فیلڈر جو بدری محمد علی صاحب ایہا نے کیمپ کے کوچ کرم خوردتہ مولائی صاحب سپورٹس آفیسر پر ایف۔ پیگ سکول سرگودھا کا شکریہ ادا کیا کہ آپ دونوں باقاعدگی کے ساتھ سرگودھا سے ریلوے کھلاڑیوں کی تربیت اور رہنمائی فرماتے رہے اور اس طرح آپ نے دیگر مہمانوں کا بھی شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے آپ نے

اس امر کا اکتفا نہیں کیا بلکہ سرگودھا کوچنگ کیمپ اور ریلوے کوچنگ کیمپ کے درمیان میچ کے نتیجے میں اس امر کا اعلان کیا گیا۔ کیمپوں میں تاخیر کا مقصد یہ ہے کہ کھلاڑیوں کے پرنسپل نے اس عمل کے بعد کم از کم ایک ہفتے کے لئے طلباء کو کورس سے نفرت کرائیں گے

ولادت

- ۱۔ ریلوے ۱۳ جون آج رات کو مکرم محمد اکبر افضل صاحب برقی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے بال شرف تعلق کے فضل سے بچی پیدا ہوئی ہے۔ نومولودہ مکرم مولوی عبدالرحمن صاحب انور پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح اثنی عشری اٹال انڈیا سے ہے۔
- ۲۔ صاحب دعا فرما دینے والے نومولودہ کو محسنہ دالہ امجدی زینت عطا کرے۔ (اور اپنے والدین کے لئے کھجور کی گندہ کھینٹے۔ آمین)
- ۳۔ عزیز محمد امجدی صاحب ابن محترم محمد محمود خان صاحب بیٹا لوی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضور رب ربہ انشاء تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کا نام عبدالحمیم تجویز فرمایا ہے۔ عزیزم اچھل بھل محمد بل دعابل بسلسلہ ملازمت لندن میں مقیم ہیں۔ (باب کی خدمت میں نومولود اور اس کی والدہ کی صحت و درازی و عمارت خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔)

منظور احضان داد اور صدق شوق ریلوے

۳۔ ڈاکٹر سکن ۱۳ جون۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسل نے کہا ہے کہ امریکہ کی عبادت کو فوجی محاذ سے خارج ہونے اور دوسرے میں پاکستان کے حضرات کو دہانے کے لئے زیادہ وقت اور کوشش صرف کرنا ہے۔ امریکی ریٹرننگ اسلامی اور اسلام کے لئے دونوں ملکوں میں مفہمت اور تعاون کا خواہشمند ہے۔ چنانچہ اس نے کشمیر کے اجماع مسکو حل کرنے کے لئے اقوام متحدہ کی متعدد کوششوں کی حمایت کی ہے۔ آپ نے کہا امریکہ نے پاکستان کو اس موقع کی ہمیشہ تائید ہے کہ مسئلہ کے مستحقانہ فیصلہ کے لئے ریاست جموں و کشمیر کے عوام کی خواہشات کا خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے۔ مسٹر ڈین رسل نے امریکہ ان وقت صرف

پاکستان کیریئر پلیے - لاپور ڈویژن

ٹنڈرنس

۶۷-۱۹۶۷ کے دوران لاپور ڈویژن کے کئی بھی میٹین پر تقریباً ۹ ہزار مٹ ۶۵۰ گھنٹے اور ۲۰۰ مارجیل ڈھکنوں سمیت فراہم کرنے کے لئے۔ مٹوں۔ گھنٹوں اور مارجیلوں کے نوٹوں کے ساتھ ۱۵ جون ۱۹۶۷ء کے ۸ بجے بھیجے گئے ٹنڈرنس مطلوب ہیں۔ یہ چیزیں سب ذیل چارٹ میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

مقدار کا تخمینہ	مٹ	گھنٹے مارجیل	اسقاط	سپائی کی کمی
۱	۲۵۰۰	۵۰	۵۰	۲۰۰
۲	۱۵۰۰	۵۰	۵۰	۲۰۰
۳	۳۰۰۰	۵۰	۵۰	۲۰۰

پانچ مٹ (۱۵۰۰) ریلوے کی رقم بطور ذریعہ جمع کرائی ہوگی۔ جن ٹیکڈیٹوں نے اس میں ۶ جون ۱۹۶۷ بجے ہی ۵۰/۱۰۰ پینے بھیجے گئے ہیں ان کے لئے بطور ذریعہ جمعہ وہی مٹ کافی ہے۔

ٹنڈرنس کی شرائط اور فارم ڈویژنل سیریز مٹ ڈیپارٹمنٹ، لاہور سے ایک روپیہ ادا کرنے کے بعد دو دنوں میں بھیجی ہوگی کسی یوم کار کو حاصل کی جاسکتے ہے۔

دستخط کنندہ ۲۰ کوئی ڈیجیٹل ڈیپارٹمنٹ ایک یا تمام ٹنڈرنس مٹ ڈیپارٹمنٹ اختیار ہے۔

ڈویژنل سیریز مٹ ڈیپارٹمنٹ، لاہور

۲۵
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰